اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یا اللہ مدد

چوں چار یار

دینیات

سُلوک وطریقت کی حقیقت

منازلِ سلوک

ذکرِ الٰہی کی فضیلت

سوءِ خاتمہ اور حُسنِ خاتمہ

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 18-20

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

قیمت -/50 روپے

یا اللہ یا محمد ﷺ

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ

حق چار یار

دینیات

سلوک و طریقت کی حقیقت

(حصہ اوّل)

منازلِ سلوک

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 18

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوالِ 0334-8706701 0543-421803

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

www.alhanfi.com

فہرست عنوانات

سلوک وطریقت کی حقیقت	3
طریقت کی حقیقت	3
ولایت خاصہ	4
تصوف وسلوک کا مقصد	5
بیعت کی قسمیں	6
قاضی مظہر حسینؒ صاحب کے خلفاء	7
طریقت میں بھی نئی بات پیدا کرنا بدعت	8
اکابر اولیاء کرام سے فیض	8
روحانی تعلیم وتربیت	10
اصل مقصود دِل کی اصلاح	10
انسان کے بدن میں قلب	11
لطائفِ ستّہ	11
لطائف ستہ انسان کے بدن میں	13
لطائف ستہ اور ان کے مقامات	14
اللہ متقین کے ساتھ ہے	17
سُنّتِ سُنِّیہ کی متابعت کے بغیر کچھ اختیار نہ کرو	19
راہِ سلوک کے منازل	19
مقام قطب تک عروج	19
صدیقوں کی علامات...... حدیث قدسی	20
اللہ تعالیٰ سے ملنے کا راستہ	
منازل سلوک	21
اقسام الاولیاء اللہ	21
قطب الارشاد	23
قطب تکوین	25
قلندر	26
ابدال کون ہوتے ہیں؟	27
ذکر اِلٰہی کی فضیلت	31

☆☆☆☆

حافظ عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت

ترتیب: حافظ عبدالوحید الحنفی (ساکن اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال) 0313-5128490
باردوم 26 جمادی الاولیٰ 1429ھ مطابق یکم جون 2008ء...... قیمت 20 روپے
ٹائٹل وکمپوزنگ: ظفر ملک...... النور مینجمنٹ، چکوال
ڈیزائننگ ❀ کمپوزنگ ❀ سکیننگ ❀ پرنٹنگ ❀ بُک بائنڈنگ
www.alnoors.com 0334-8706701

سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ اوّل)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیۡقِ اَھۡلِ السُّنَّۃِ وَ الۡجَمَاعَۃِ بِفَضۡلِہِ الۡعَظِیۡم۔

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیۡ کَانَ عَلٰی خُلُقِہٖ عَظِیۡم۔

وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیۡنَ الدَّاعِیۡنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡم

سلوک وطریقت کی حقیقت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَ لَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ○ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ○ لَھُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ ط لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ط ذٰلِکَ ھُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ○

ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ کہ بے شک اللہ کے اولیاء پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ کرتے ہیں۔ ان کے لئے زندگانی دُنیا میں اور آخرت میں بشارت ہے۔ اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہے۔ یہی بڑی مراد ہے۔ (سورۃ یونس آیت ۶۲ تا ۶۴)

طریقت کی حقیقت

مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ فرماتے ہیں: اس آیت میں ولایت کا

مدار دو چیزوں پر فرمایا ہے: ایمان اور تقویٰ۔ سو جس درجہ کا ایمان اور تقویٰ حاصل ہوگا، اسی مرتبہ کی ولایت حاصل ہوگی۔ اگر ادنیٰ درجہ کا ایمان اور تقویٰ جو صحیح عقائد ضروریہ (گو تقلیداً ہو) اور ضروری اعمال سے حاصل ہوتا ہے، ادنیٰ درجہ کی ولایت حاصل ہوگی۔ جو ہر مومن کو حاصل ہے۔ اس کو ولایت عامہ کہتے ہیں۔ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ [سورہ آل عمران آیت ۶۸] (اللہ تعالیٰ حامی ہیں ایمان والوں کے)۔

ولایت خاصہ

اور اگر اعلیٰ درجہ کا ایمان اور تقویٰ ہے تو اعلیٰ درجہ کی ولایت حاصل ہوگی۔ اس کو ولایت خاصہ کہتے ہیں۔ اور اصطلاحاً ''ولی'' وہی شخص کہلاتا ہے، جو اس ولایت خاصہ کے ساتھ موصوف ہو۔ (شریعت وطریقت از مولانا تھانویؒ ص ۳۶)

(۲) اب ولایت خاصہ کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ٹھہری۔ ایمان کامل اور تقویٰ کامل۔ اور مثل نماز، روزہ کے یہ بھی فرض و واجب ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں بدوں اصلاحِ باطن کے حاصل نہیں ہوتیں۔ کیوں کہ ایمان کا محل تو ظاہر ہے کہ قلب ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (سورۃ الحجرات آیت ۱۴)

ترجمہ: ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

رہا تقویٰ، سو گو ظاہری جوارح سے متعلق ہے، مگر حقیقی تقویٰ جو کامل تقویٰ ہے، قلب ہی سے متعلق ہے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا وَ اَشَارَ اِلَیْهِ (مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے اور سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔

سو جب کہ ایمان کامل اور تقویٰ کامل کا حاصل کرنا فرض ٹھہرا اور وہ اصلاحِ باطن پر موقوف ہے، سو اصلاحِ باطن بھی فرض ہوئی۔ اسی طرح ظاہر ہے کہ اگر ادنیٰ درجہ کا ایمان وتقویٰ معدوم ہوگا تو اعلیٰ درجہ کا بھی کسی طرح حاصل نہ ہوگا۔

(شریعت وطریقت از مولانا تھانویؒ ص ۳۷)

تصوف وسلوک کا مقصد

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ[1] فرماتے ہیں: ”تصوف وسلوک کا مقصد مقام احسان کا حاصل کرنا ہے۔ جس کا ذکر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی

[1]...... صحبت یافتہ اور خلیفہ مجاز حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جو کہ خلیفہ مجاز اور فیض یافتہ تھے مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے اور وہ خلیفہ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مکیؒ کے تھے، جو کہ خلیفہ اور فیض یافتہ تھے مولانا نور محمد جھنجانوی کے، اور وہ سید احمد شہید بریلویؒ کے خلیفہ تھے، جو کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ دہلوی کے خلیفہ تھے اور وہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے فرزند اور خلیفہ تھے۔

حسب ذیل حدیث میں ہے۔حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ سے پوچھا:

مَا الْاِحْسَان؟ احسان کیا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا:

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (بخاری)

تو عبادت کرے اس طرح کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے۔اگر یہ درجہ نصیب نہ ہوتو کم ازکم یہ تصور ہو کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

احسان کی یہ کیفیت حاصل ہو جائے تو اصحاب تصوف اس کو نسبت باطنی سے تعبیر کرتے ہیں۔اس نسبت کے بھی مدارج ہیں۔

عالم اسباب میں یہ نسبت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کثرتِ ذکر اور مجاہدہ و مراقبے سے حاصل ہوتی ہے۔

بیعت کی قسمیں

مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ آگے مزید لکھتے ہیں:

مشائخ کے نزدیک بیعت دو قسم کی ہوتی ہے: ایک بیعت توبہ، دوسری بیعت سلوک۔ بیعت توبہ کی اجازت ہر اُس شخص کو دی جاتی ہے جو متشرع اور مخلص ہو، خواہ نسبت باطنی اس کو حاصل نہ ہو۔ اور بیعت سلوک کی اجازت صاحب نسبت کو دی جاتی ہے۔

قاضی مظہر حسینؒ صاحب کے خلفاء

مولانا قاضی مظہر حسینؒ صاحب اپنے وصیت نامہ میں لکھتے ہیں:

بندہ نے حسب ذیل حضرات کو بیعت توبہ کی اجازت دی ہے:

(۱) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب شیخ الحدیث پلندری آزاد کشمیر۔ (اسم ذات کی کثرت سے ان کو بھی ان شاء اللہ نسبت حاصل ہو سکتی ہے۔)

(۲) جناب مولانا فضل احمد صاحب مدرس جامعہ امدادیہ فیصل آباد جو حضرت مولانا محمد امین شاہ صاحب مخدوم پوری کے داماد ہیں۔

(۳) حضرت مولانا جمیل الرحمٰن صاحب تا جک حضرو حال مقیم چکوال۔

(۴) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بمقام جہان ضلع حیدر آباد۔ موصوف کی استعداد اچھی ہے، احوال عمدہ ہیں۔ ان کو نسبت حاصل ہے۔

اب میں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کو بیعت سلوک کی اجازت دیتا ہوں۔

بیعت توبہ یا بیعت سلوک، مقصد یہ ہے کہ شیخ العرب والعجم حضرت مدنی قدس سرہ کے فیوضات سے لوگ مستفید ہوں۔

مذکورہ حضرات مکتوبات شیخ الاسلام سے راہنمائی حاصل کریں۔ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات سے بھی استفادہ کرتے رہیں۔ (ماخوذ از وصیت نامہ مولانا قاضی مظہر حسین ص ۳)

طریقت میں بھی نئی بات پیدا کرنا بدعت ہے

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ لکھتے ہیں: میرے مکرم مخدوم! کوئی نئی بات جو طریقت میں پیدا کریں، فقیر کے نزدیک اس بدعت سے کم نہیں ہے جو دین میں پیدا کریں۔ طریقت کی برکتیں اس وقت تک فائز ہوتی رہتی ہیں جب تک طریقت میں کوئی نئی بات پیدا نہ ہو اور جب کوئی نیا امر طریقت میں پیدا ہو جائے تو اس وقت اس طریق کے فیوض و برکات کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ پس طریقت کی محافظت اور طریقت کی مخالفت سے بچنا نہایت ہی ضروری ہے۔

آپ کو لازم ہے کہ جہاں کہیں اپنی طریقت کی مخالفت کسی سے دیکھیں، زجر و مبالغہ سے اس کو منع کریں اور طریقت کی ترویج و تقویت میں کوشش کریں۔

والسلام والاکرام (مکتوبات مجدد الف ثانیؒ مکتوب ۲۶۷ دفتر دوم ص ۵۳۷)

اکابر اولیاء کرام سے فیض

بیعت کا مقصد روحانی تعلیم حاصل کرنا ہے۔ اگر ایک پیر نے لطائف کرائے یا نہیں کرا سکتا یا آگے روحانی منازل طے نہیں کرا سکتا۔ اور آپ کو معلوم ہو گیا کہ فلاں صاحب آگے منازل طے کرا سکتے ہیں تو آپ کی طلب صادق ہے تو دوسری جگہ بیعت ضرور کرنا چاہیے تا کہ اگلے درجہ کی تعلیم حاصل کر سکیں۔ اور اگر مزید طلب نہ ہو تو دوسری جگہ جانا بے سود ہے۔

اکابر اولیاء کرام کئی بزرگوں سے اخذ فیض کرتے رہے۔ مثلاً:

حضرت مجدد الف ثانیؒ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ نے پہلے اپنے والد ماجد عبدالاحد بن زین العابدینؒ کی سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی اور خلافت پائی۔ ان کی وفات کے بعد حضرت شاہ اسکندر کیتھلیؒ کی سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اور خلافت حاصل کی۔ جو کہ حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ کے پوتے اور خلیفہ تھے۔ بعد ازاں سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ کی بیعت کی اور خلیفہ بنے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

اسی طرح اکابر علماء دیوبند کے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے میاں جی نور محمد جھنجانویؒ اور حضرت مجاہدین نصیر الدین دہلویؒ سے بیعت کی اور دونوں سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ وہ عظیم شخصیت ہیں، جن کے خلفاء میں مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ، مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ، مولانا محمود حسنؒ صاحب اسیر مالٹا دیوبندی ہوئے۔ اور جن کے فیض یافتہ آج پوری دُنیا میں پائے جاتے ہیں۔ اور سلاسل اربعہ: نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ کا فیض پہنچا رہے ہیں۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ نے اپنے ماموں سید فضل دینؒ اور

حضرت شمس الدین صاحب سیالویؒ اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ کی بیعت کی اور خلافت پائی۔

روحانی تعلیم وتربیت

روحانی تعلیم وتربیت کا دائرہ عمل قلب انسانی سے شروع ہوتا ہے۔

(ا) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ O

ترجمہ: اس دن مال اور اولاد کام نہ آئیں گے۔ مگر جو شخص اللہ کے پاس سلامت قلب لے کر آیا۔ (سورہ الشعراء آیت ۸۹)

اصل مقصود دِل کی اصلاح

مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ فرماتے ہیں:

ایمان وعقائد جن پر سارے اعمال کی مقبولیت منحصر ہے، قلب ہی کا فعل ہے اور ظاہر ہے کہ جتنے اعمال ہیں، سب ایمان ہی کی تکمیل کے لئے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ اصل مقصود دل کی اصلاح ہے۔

دِل بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور اعضاء اس کے لشکر یا غلام ہیں۔ اگر بادشاہ درست ہو جائے تو توابع خود بخود اس کی مطابقت کرنے لگیں۔

(شریعت وطریقت از حضرت تھانویؒ ص ۳۸)

انسان کے بدن میں قلب

(۲) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَةٌ اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ اَلا وَ هِیَ الْقَلْبُ (رواہ بخاری ومسلم ومشکوۃ)

ترجمہ: بے شک آدمی کے بدن میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے، جب وہ درست ہو جاتا ہے تو تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو تمام بدن تباہ ہو جاتا ہے۔ سُن لو! وہ دِل ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

لطائفِ ستّہ

(۳) لطائف کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ القول الجمیل میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے قول کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ فِی الْاِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ هِیَ حَقَائِقُ مُفْرَدَةٌ بِخِیَالِهَا کَمَا هُوَ ظَاهِرُ کَلَامِ الشَّیْخِ وَ اَتْبَاعِهٖ اَوْ جِهَاتٌ وَ اِعْتِبَارَاتٌ لِنَفْسِ النَاطِقَةِ فَهِیَ تُسَمّٰی بِاِعْتِبَارٍ قَلْبًا وَ بِاِعْتِبَارِ اٰخَرَ رُوْحًا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَ هُوَ الَّذِی اخْتَارَهٗ سَیِّدِ الْوَالِدُ وَ صَوَّرَنِیْ صُوَرَهَا فَرَسَمَ دَائِرَةً وَ قَالَ هِیَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةً اُخْرٰی فِیْ هٰذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِیَ الرُّوْحُ اِلٰی اَنْ رَسَمَ الدَّائِرَةَ

اَلسَّادِسَةَ وَ قَالَ هِیَ اَنَا وَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ بَعْضُهَا فِی الْبَعْضِ وَ یُسْتَدَلُّ عَلٰی ذٰلِکَ بِالْحَدِیْثِ الدَّائِرِ عَلٰی اَلْسِنَةِ الصُّوْفِیَّةِ اِنَّ فِیْ جَسَدِ بْنِ آدَمَ قَلْبًا وَ فِی الْقَلْبِ رُوْحًا اِلٰی اٰخِرِهٖ وَ لَمْ اَحْفَظْ لَفْظَهٗ (القول الجمیل ص ۱۲۰ از شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

ترجمہ: معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں چھ لطیفے پیدا کیے ہیں، جن کے حقائق جدا جدا ہیں بذاتِ خود۔ چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ موصوف کے اور ان کے تابعینؒ کے کلام سے یہ لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہیں۔ نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمّٰی بقلب ہے اور دوسرے اعتبار سے اس کا روح نام ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے مرشد کا مختار ہے اور مجھ کو ان لطائف کی صورت بتائی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دِل (قلب) ہے۔ پھر اس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ رُوح ہے۔ یہاں تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ میں ہوں۔ یعنی حقیقتِ انسانی جس کو آدمی عربی میں "اَنَـــا" سے تعبیر کرتا ہے، فارسی میں "مَن" اور ہندی/اُردو میں "میں" بولتا ہے۔ اور میں نے اپنے والد سے سُنا ہے، وہ فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس مُدّعا پر اس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیاء کی زبان پر دائر اور مشہور ہے کہ ابن آدم کے جسم میں دِل ہے اور دِل میں رُوح ہے، تا آخر لطائف سِتّہ۔ اور مجھ کو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہیں۔ (القول الجمیل ص ۱۲۰)

صوفیاء میں مشہور حدیث یہ ہے:

(۴) حضرت سلطان العارفین سلطان باہوؒ صاحب کی کتاب ''شمس العارفین'' اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ کی کتاب ''ضیاء القلوب'' میں یہ حدیث ان الفاظ میں منقول ہے:

اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ مُضْغَةً وَ فِی الْمُضْغَةِ فُؤَادٌ وَ فِی الْفُؤَادِ قَلْبٌ وَ فِی الْقَلْبِ رُوْحٌ وَ فِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَ فِی السِّرِّ خَفِیٌّ وَ فِی الْخَفِیِّ اَخْفٰی وَ فِی الْاَخْفٰی نَفْسٌ (ضیاء القلوب ص ۱۷)

ترجمہ: انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے اور لوتھڑے میں فواد اور فواد میں قلب، اور قلب میں رُوح اور روح میں سِرّ اور سِرّ میں خفی اور خفی میں اخفی اور اخفی میں نفس ہے۔ (شمس العارفین از حضرت سلطان باہوؒ ص ۹۸)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

لطائف ستہ انسان کے بدن میں

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ ان لطیفوں میں سے ہر ایک کا بدن کے بعض اعضاء سے ایک ربط وتعلق ہے۔ لہٰذا قلب کا تعلق چھاتی کے بائیں پستان کے نیچے چار انگلی پر ہے۔ اور روح کا ارتباط دِل کے مقابلے میں چھاتی میں دائیں پستان کے نیچے چار انگلی پر۔ اور سری بائیں پستان کے اوپر اور خفی دائیں پستان کے اوپر۔ اور اخفی کا مقام چھاتی کے وسط میں ہے اور نفس کا

مقام پیشانی پر دماغ کے بطن اوّل میں ہے۔ اور سلطان الاذکار پورے جسم پر حاوی ہے اور ہر ایک عضو میں اعضائے مذکورہ سے نبض کے مانند حرکت ہے۔

(۲) حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے قول کے مطابق: ''انسان کے جسم میں چھ جگہیں انوار و برکات سے پُر ہیں اور یہی لطائف کہلاتی ہیں۔''

(۳) حضرت سلطان العارفین باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سری، قلبی، روحی، صوری، اخفی، خفی کماون ہو
میں قربان تنہاں توں باہو جھیڑے اَکس نگاہ جگاون ہو

(۴) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

فَالشَّیْخُ یَامُرُ بِمُحَافَظَةِ تِلْکَ الْحَرکَةِ وَ تَخَیُّلِهَا ذِکْرَ اسْمِ الذَّاتِ ثُمَّ یَامُرُ بِالنَّفْیِ وَ الْاِثْبَاتِ مَادًّا لِلَّفْظَةِ عَلَی اللَّطَائِفِ کُلِّهَا وَ ضَارِبًا لِلَّفْظَةِ اِلَّا اللّٰهُ عَلَی الْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ترجمہ: شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا فرماتے ہیں۔ پھر نفی اور اثبات کا ارادہ کرتے ہیں۔ ''لا'' کا لفظ پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ پر اور ''الا اللہ'' کے لفظ کو قلب (دِل) پر ضرب لگا کر کرو۔ واللہ اعلم۔ (القول الجمیل ص ۱۲۲، شفاء العلیل ترجمہ)

لطائف ستہ اور ان کے مقامات

مکتوباتِ امام ربانیؒ دفتر سوم مکتوب ۱۲۴ ص ۷۰۳ میں حضرت مجدد الف

ثانیؒ فرماتے ہیں:

لطیفہ قلب:

قلب عالم امر سے ہے۔ اسے عالم خلق سے تعلق اور تعشُّق دے کر عالم امر سے نیچے لایا گیا ہے۔ اور گوشت کے ٹکڑے سے جو بائیں طرف ہے، خاص تعلق بخشا ہے۔

اس کی مثال ایسی ہے، جیسے بادشاہ کسی خاکروب پر عاشق ہو اور اس کے سبب سے اس خاکروب کے گھر رہے۔

لطیفہ رُوح:

اور روح جو قلب سے زیادہ لطیف ہے، اصحاب یمین سے ہے۔ اور تین لطیفوں سے جو لطیفہ روح سے اوپر ہیں، **خَیرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا** کے شرف سے مشرف ہیں۔ جتنے زیادہ لطیفے ہیں، اتنے ہی وسط سے زیادہ مناسب ہیں۔

صرف اتنی بات ہے کہ سر اور خفی اخفی کے دونوں طرف ہیں۔ ایک دائیں طرف، دوسرا بائیں طرف۔

لطیفہ نفس:

نفس حواس کا مجاور ہے، اس کا تعلق دماغ سے ہے۔

قلب کو ترقی اس وقت ہوتی ہے، جب وہ مقام روح اور اس کے روبرو کے مقام میں پہنچتا ہے۔

اسی طرح روح اور اس کے مافوق کی ترقی ان سے بالائی مقامات سے وابستہ ہے۔ لیکن ابتداء میں یہ وصول بطریق احوال ہوتا ہے۔ اور انتہاء میں بطریق مقام نفس۔ اس وقت ترقی ہوتی ہے جب وہ مقام قلب میں، ابتداء میں بطریق احوال اور انتہاء میں بطریق مقام پہنچ جائے۔

آخر کار یہ چھ لطائف مقام اخفی میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور تمام مل کر عالم قدسی کی طرف پرواز کرنے کا قصد کرتے ہیں۔ اور لطیفہ قلب کو خالی چھوڑ جاتے ہیں۔ لیکن پرواز بھی ابتداء میں بطریق احوال ہوتی ہے۔ اور انتہاء میں بطریق مقام حاصل ہوتی ہے۔ مرنے سے پہلے جس موت کی بابت کہا ہے، اس سے مراد قلب سے انہیں چھ لطائف کی جدائی ہے۔ قلب میں ان کی مفارقت کے بعد بھی حس وحرکت رہتی ہے۔

اس بات کا بیان اور جگہ لکھا گیا ہے۔ وہاں سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس کتاب میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ اس کتاب میں صرف اشارتاً اور کنایتاً باتیں درج ہیں۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام لطائف ایک مقام میں جمع ہو کر وہاں سے پرواز کریں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قلب اور روح دونوں متفق ہو کر یہ کام کرتے ہیں۔ کبھی تین چار مل کر یہ کام کرتے ہیں۔ لیکن جب چھ مل کر پرواز کریں تو نہایت اعلیٰ واکمل درجہ ہے اور ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہے۔ اس کے سوا جو ہے وہ ولایت کی ایک قسم ہے۔

اگر چھ لطائف قالب سے جدا ہونے کے بعد مقام وصول میں پہنچ کر اسی رنگ سے رنگے جائیں اور پھر قالب میں لوٹ آئیں، تعلق کے سوا اور کوئی تعلق پیدا کریں، قالب کا حکم پیدا کریں۔ ملنے کے بعد ایک قسم کی فنا پیدا کریں اور بطور مردہ ہو جائیں تو اس وقت خاص تجلی سے متجلی ہو جاتے ہیں۔ از سر نو زندگی پیدا کر کے مقام بقاء باللہ حاصل کرتے ہیں اور اخلاق الٰہی سے متخلق ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں اگر وہ خلعت بخش کر پھر عالم میں بھیجے جائیں تو معاملہ نزدیک سے دور جا پڑتا ہے اور مقدمہ میں تکمیل پیدا ہوتی ہے۔

اگر پھر جہان میں نہ بھیجیں اور قرب کے بعد، بُعد حاصل نہ ہو تو وہ اولیائے عزلت سے شمار ہو گا۔ اور اس کے ہاتھ سے طالبوں کی بیعت اور ناقصوں کی تکمیل نہ ہو گی۔

یہ ہے کہانی بدایت و نہایت کی، بطریق رمز و اشارہ لیکن اس کا سمجھنا بغیر ان منزلوں کو طے کئے محال ہے۔ **وَ السَّلَام عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی و التزم متابعة المصطفٰی علیه و علٰی اٰلِهٖ الصّلوٰةُ و السّلام۔**

(مکتوبات مجدد الف ثانی ج ۳ مکتوب ۱۲۴ ص ۷۰۲)

اللہ متقین کے ساتھ ہے

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۳۶)

اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ساتھی ہے۔

متقی کی نشانیاں متقی کی چار علامتیں ہیں:

(۱) **حفظ الحدود:** حدود شرعیہ کی پابندی کرنا۔

(۲) **بذل المجھود:** حتی الامکان اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال لٹانا۔

(۳) **الوفاء بالعھود:** ایفائے عہد یعنی وعدوں کو پورا کرنا۔

(۴) **القناعۃ بالموجود:** جو کچھ مل جائے، اس پر قناعت کرنا۔

(تفسیر روح البیان ج۳ تفسیر پ۱۰ ص۹۰)

فائدہ: قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت میں تقویٰ وطہارت والوں کو گویا ضمانت دی گئی ہے کہ تم تقویٰ کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ کریمہ ہے کہ وہ تمہیں ضرور اور لازماً فتح ونصرت عطا فرمائے گا۔

تقویٰ کے درجات

تقویٰ کا ادنیٰ درجہ کلمہ شہادت پر یقین رکھنا اور اس کا اقرار کرنا ہے۔ اس ادنیٰ درجہ کی برکت ہے کہ مسلمان کو دُنیا میں مال اور اولاد میں حفاظت اور آخرت میں عذاب سے نجات نصیب ہوتی ہے۔ پھر تقویٰ کے شرائط ظاہری و باطنی پورے کئے جائیں تو قلب کو ایک باطنی نور نصیب ہوتا ہے۔ یعنی قلب اوصاف ذمیمہ سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ قلب کی صفائی سے سالک کو تقویٰ السِّر نصیب ہوتا ہے۔ اور تقویٰ السّر یہ ہے کہ بندہ کا قلب ما سویٰ اللہ سے فارغ ہو جائے۔ پھر اُسے مقام "**مَنْ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ بِا لنصُر وَ الْاِمْدَاد**" نصیب ہوتا ہے۔

(تفسیر روح البیان پ۱۰ التوبہ آیت ۳۶)

سُنّتِ سُنِیّہ کی متابعت کے بغیر کچھ اختیار نہ کرو

حضرت مجدد الف ثانیؒ لکھتے ہیں: ”ہمہ تن حق تعالیٰ کی مرضیات میں مشغول ہو جاؤ اور سُنّتِ سُنِیّہ کی متابعت کے بغیر کچھ اختیار نہ کرو، اگر چاہتے ہو کہ مقبولوں میں اُٹھائے جاؤ۔“ (مکتوبات مجدد الف ثانیؒ ج ۲ مکتوب ۶۸)

راہِ سلوک کے منازل

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ (المولود ۱۴ شوال ۹۷۱ھ المتوفی ۲۸ صفر ۱۰۳۵ھ) مکتوبات دفتر سوم مکتوب ۱۲۴ ص ۶۶۶ میں فرماتے ہیں:

”جب مجھے راہِ سلوک کی ہوس پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی عنایت نے مجھے خانوادہ نقشبندیہ کے ایک خلیفہ کی خدمت میں پہنچایا۔ جن کی توجہ کی برکت سے خواجگان کا جذبہ (بلحاظ فنا صفت قیومیت میں جا ملتا ہے) حاصل ہوا۔

اور اندراج النہایہ فی البدایہ کے طریق سے بھی ایک گھونٹ حاصل ہوا۔ اس جذبہ کے حاصل ہو جانے کے بعد سلوک شروع ہوا۔“

مقام قطب تک عروج

حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں: اور یہ راہ میں نے اسد اللہ الغالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روحانیت کی تربیت سے اس انجام تک طے کی۔ یعنی

اس اسم سے جو میرا پرورش کنندہ ہے۔ بعد ازاں اس اسم سے حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہ کی روحانیت کی تربیت سے قابلیت اولیٰ تک جس کو حقیقت محمدیہ سے تعبیر کرتے ہیں، ترقی کی۔

وہاں سے اوپر حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت کی تربیت سے عروج حاصل ہوا۔ وہاں سے آگے حضرت ختم المرسلین ﷺ کی روحانیت کی تربیت سے مقام اقطاب محمدیہ تک ترقی کی۔ یہ مقام قابلیت اولیٰ کے مقام سے اوپر ہے اور یوں سمجھو کہ یہ مقام قابلیت اولیٰ کا اجمال ہے اور قابلیت اولیٰ اس کی تفصیل ہے۔ اس مقام میں پہنچتے وقت حضرت خواجہ نقشبند کے خلیفہ خواجہ علاؤ الدین عطار قدس اللہ اسرارہم کی روحانیت سے بھی ایک طرح کی تربیت مجھے ملی۔ قطب کا انتہائی عروج اسی مقام اقطاب محمدیہ تک ہوتا ہے۔

(مکتوبات مجدد الف ثانیؒ ج ۳ مکتوب ۱۲۴)

صدیقوں کی علامات……حدیث قدسی

حضور ﷺ اپنے مالک حقیقی سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص میری تقدیر کے سامنے سر جھکاتا ہے اور میری آزمائش پر صبر کرتا ہے اور میری نعمتوں کا شکر بجا لاتا ہے تو میں اسے صدیقوں میں لکھوں گا۔ اور جو شخص میری تقدیر پر راضی نہیں اور میری آزمائش پر صبر نہیں کرتا اور میری نعمتوں پر شکر نہیں کرتا تو پھر اُسے چاہیے کہ میرے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کر لے۔

(تفسیر روح البیان ج ۲ پ ۵ ص ۳۴)

اللہ تعالیٰ سے ملنے کا راستہ

حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں: اگر سالکین کا راستہ چاہتے ہو تو دن کو روزے رکھو اور رات کو جاگو اور گناہوں کو چھوڑ دو۔ اور اگر تجھے ولیوں کا راستہ چاہیے تو مخلوق سے علیحدگی اختیار کر کے صرف اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ۔

(تفسیر روح البیان ج۱ ص۵۴۴)

حدیث: لَا طَاعَةَ الْمَخْلُوْقِ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقْ

یعنی خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

(تفسیر معارف القرآن ج۵ سورہ بنی اسرائیل ص۴۵۲)

منازل سلوک

(۱) مقام عبدیت پر عبد، (۲) مقام صدیقیت پر صدیق، (۳) مقام شہادت پر شہید، (۴) مقام قیومیت پر قیوم، (۵) مقام غوثیت پر غوث، (۶) مقام قطبیت پر قطب الاقطاب، قطب الارشاد ہوتا ہے۔ اس کے نیچے پھر درجہ بدرجہ قطب ہوتے ہیں۔

اقسام الاولیاء اللہ

اس باب میں بزرگوں کی مختلف عبارتیں ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ سب بارہ گروہ ہیں: (۱) ابدال، (۲) ابرار، (۳) اخیار، (۴) اقطاب، (۵) امامین، (۶) اوتاد، (۷) عمد، (۸) غوث، (۹) مفردان، (۱۰) مکتومان، (۱۱) نجباء، (۱۲) نقباء۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱) **ابدال** چالیس ہوتے ہیں۔ بائیس یا بارہ شام میں اور اٹھائیس یا اٹھارہ عراق میں رہتے ہیں۔

(۲) **ابرار:** اکثر نے ان ہی کو ابدال کہا ہے۔

(۳) **اخیار** پانچ سو یا سات سو ہوتے ہیں۔ اور ان کو ایک جگہ قرار نہیں۔ سیاح ہوتے ہیں۔ عالم غیب میں ان کا نام حسین ہوتا ہے۔

(۴) **اقطاب:** قطب العالم ایک ہوتا ہے۔ اس کو قطب العالم و قطب اکبر و قطب الارشاد و قطب الاقطاب و قطب المدار بھی کہتے ہیں۔ اور عالم غیب میں اس کا نام عبداللہ ہوتا ہے۔ اس کے دو وزیر ہوتے ہیں جو امامین کہلاتے ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۵) **امامین:** یہ قطب العالم کے وزیر ہوتے ہیں، جو امامین کہلاتے ہیں۔ عالم غیب میں وزیر یمین کا نام عبدالمالک اور وزیر یسار کا نام عبدالرب ہوتا ہے۔

بارہ قطب اور ہوتے ہیں۔ سات تو سات اقلیم میں رہتے ہیں، ان کو قطب اقلیم کہتے ہیں اور پانچ یمن میں، ان کو قطب ولایت کہتے ہیں۔ یہ عدد تو اقطاب معینہ کا ہے اور غیر معین ہر شہر اور ہر قریہ میں ایک ایک قطب ہوتا ہے۔ (التکشف، شریعت وطریقت ص ۳۳۸)

(۶) **اوتاد** چار ہوتے ہیں۔ عالم کے چاروں رکن میں رہتے ہیں۔

(۷) **عمد** چار ہوتے ہیں اور زمین کے چاروں گوشوں میں رہتے ہیں۔ (عالم غیب میں) سب کا نام محمد ہوتا ہے۔

(۸) **غوث** ایک ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ قطب الاقطاب ہی کو غوث کہتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ اور ہوتا ہے اور مکہ میں رہتا ہے۔ بعض نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے۔

(۹) **مفردان:** غوث ترقی کر کے فرد ہو جاتا ہے اور فرد ترقی کر کے قطب وحدت ہو جاتا ہے۔

(۱۰) **مکتومان:** مکتوم تو مکتوم ہی ہیں (یعنی پوشیدہ اور چھپے ہوئے)۔

(۱۱) **نجباء** ستر ہوتے ہیں اور مصر میں رہتے ہیں۔ (عالم غیب میں) سب کا نام حسن ہوتا ہے۔

(۱۲) **نقباء** تین سو ہوتے ہیں۔ ملک مغرب میں رہتے ہیں۔ (عالم غیب میں) سب کا نام علی ہوتا ہے۔ (شریعت وطریقت از مولانا اشرف علی تھانویؒ ص ۳۳۹)

قطب الارشاد

اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن کے متعلق خدمت، ارشاد و ہدایت و اصلاح قلب و تربیت نفوس و تعلیم، طرق قرب و قبول عند اللہ ہے۔ اور یہ حضرات اہل ارشاد کہلاتے ہیں۔ اور ان میں سے اپنے عصر میں جو اکمل و افضل ہو اور اس کا فیض اتم و اعم ہو، اس کو قطب الارشاد کہتے ہیں۔ یہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے حقیقی نائب ہوتے ہیں۔ (التکشف، شریعت وطریقت از تھانویؒ ص ۳۴۰)

(۲) لوگوں کے قلوب میں انوار و برکات ان کی وجہ سے آتے ہیں۔ برکات سے متمتع ہونے کی شرط ان کے ساتھ اعتقاد ہے۔

(کمالاتِ اشرفیہ ص ۱۲۸، شریعت وطریقت ص ۳۴۰)

(۳) قطب الارشاد کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اپنے قطب ہونے کو جان بھی لے۔ ایک وقت میں قطب متعدد بھی ہو سکتے ہیں۔

(الکلام الحسن ص ۸۷، شریعت وطریقت از مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ ص ۳۴۱)

ہر بستی میں قطب

شیخ اکبر ابن عربی اندلسی المتوفی ۶۳۸ھ مؤلف فتوحات مکیہ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ ہر بستی میں خواہ وہ کفار ہی کی ہو، قطب ہوتا ہے۔

مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ فرماتے ہیں: اس کلام کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ وہاں ہی کے باشندوں میں سے ہو اور باطن میں مسلمان ہو مگر کسی خاص حالت کی وجہ سے اخفا کرے اور یہ بعید ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ اُس جگہ مقیم نہ ہو لیکن وہ بستی اس کے تصرف میں ہو۔ جیسا کہ تھانیدار کہ اس کا تعلق دیہات سے بھی ہوتا ہے۔......

(۲) مگر اس کی ایک خاص علامت ہے اور وہ علامت یہ ہے کہ اس زمانہ کے اہل باطن کا اس کے ساتھ معاملہ دیکھا جائے۔ اگر وہ اس کا ادب کرتے ہوں تو ادب کرے اور اس کے بارے میں کف لسان کرے ورنہ ہر کافر کا معتقد نہ بنے۔ کیوں کہ اس طرح تو جہاد وغیرہ سب بند ہو جائے گا۔

(شریعت وطریقت از مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ ص ۳۴۱)

قطب تکوین

دوسرے وہ (قطب) جن کے متعلق خدمت اصلاحِ معاش وانتظام اُمورِ دُنیویہ و دَفع بلیات ہے کہ ہمت باطنی سے باذنِ الٰہی ان اُمور کی درستی کرتے ہیں۔ اور یہ حضرات اہل تکوین کہلاتے ہیں۔ جن کو ہمارے عرف میں اہل خدمت کہتے ہیں۔ اور ان میں سے جو اعلیٰ اور اقویٰ اور دوسروں پر حاکم ہوتا ہے، اس کو قطب تکوین کہتے ہیں۔ اور ان کی حالت مثل حضرات ملائکہ علیہم السلام کے ہوتی ہے، جن کو مدبرات امر فرمایا گیا ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام اسی شان کے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے مقام و منصب کے لئے ایسے تصرفاتِ عجیبہ کا ہونا لازم ہے، بخلاف اہل ارشاد کے کہ ان کا خود صاحب خوارق ہونا بھی ضروری نہیں۔ البتہ ان حضرات کی کرامات اور طور کی ہوتی ہیں کہ ان کا ادراک عوام کو نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ امور ذوقی و وجدانی ہیں کہ اکثر اوقات ان کی خدمت وصحبت سے جو شخص مستفید ہوتا ہے، اس کو معلوم ہوتے ہیں۔ باقی یہ کہ جب نفع طریقت اہل ارشاد ہی سے ہوتا ہے تو اہل تکوین کے کمالات بیان کرنے سے کیا فائدہ؟ تو اس میں دو فائدے ہیں: ایک علمی، دوسرا عملی۔ علمی تو یہ کہ ایک کام کی بات معلوم ہو جائے تاکہ علم ناقص نہ رہے۔ عملی یہ کہ اکثر ایسے لوگ ظاہر صورت میں خستہ حال وشکستہ بال و ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔ اگر یہ مسئلہ کسی کو معلوم ہوگا تو مساکین کی تحقیر وتوہین تو نہ کرے گا۔

خوب سمجھ لو، (جاننا چاہیے کہ) قطب تکوین کے لئے ضروری ہے کہ اس کو اپنے قطب ہونے کا علم ہو، کیوں کہ وہ ایک عہدہ ہے۔ جیسا حسن مہمندی جو سلطان محمود کا وزیر تھا، اس کو تو اپنے وزیر ہونے کا علم تھا، مگر ایاز کو اپنے محبوب ہونے کا علم ضروری نہیں کیوں کہ محبوبیت کوئی عہدہ نہیں، قرب کی ایک قسم ہے۔

(کلام الحسن ص ۸۷، شریعت وطریقت از حضرت تھانویؒ ص ۳۴۱)

قلندر

مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ فرماتے ہیں: اصطلاح صوفیہ میں وہ جماعت قلندر کہلاتی ہے، جن میں اعمالِ قالبیہ یعنی اعمالِ ظاہرہ تو کم ہوتے ہیں، مگر اعمالِ قلبیہ ان کے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور اعمالِ قلبیہ یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ درست رکھا جائے۔

قلب کی نگہداشت رکھی جائے کہ غیر حق کی طرف متوجہ نہ ہونے پائے۔ بلکہ اکثر اوقات قلب کو ذکر میں مشغول رکھا جائے۔ نیز قلب میں کسی مسلمان کی طرف سے غل وعقد (کینہ وحسد) نہ ہو۔ سب کے ساتھ خیر خواہی ہو۔ نیز حقوقِ وقت ادا کئے جائیں۔ نعمت پر شکر ادا ہوتا رہے۔ حزن وغم میں دل خدا تعالیٰ سے راضی رہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے اعمالِ قلبیہ ہیں۔

(۲) طریق القلندر

طریق القلندر کے دو جز ہیں: ایک عمل جو حقیقت ہے طریق پارسائی کی

اور دوسرا محبت۔ اور طریق قلندر ان دونوں کا مجموعہ کا نام ہے۔ اصطلاح متقدمین کے اعتبار سے راہِ قلندر میں یہ بھی قید ہے کہ جس میں اعمال ظاہرہ و مستحبہ کی تقلیل ہو، جیسے بہت نفلیں اور وظائف نہ ہوں بلکہ محبت کی خاص رعایت ہو۔ یعنی تفکر اور مراقبہ زیادہ ہو۔ قلندر کو دُنیا کی وضع اور رسوم کی پرواہ نہیں، نہ مصالح پر نظر ہوتی ہے۔ اس کا دِل صاف اور سادہ ہوتا ہے۔ اس کی بڑی مصلحت یہی ہوتی ہے کہ ایک کو لے کر سب کو ترک کر دو۔

(شریعت وطریقت از حضرت تھانویؒ ص ۳۴۲)

ابدال کون ہوتے ہیں؟

عَنْ شُرَیْحِ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ ذُکِرَ اَھْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ وَ قِیْلَ الْعَنْھُمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! قَالَ لَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلْاَبْدَالُ یَکُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَ ھُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا کُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَهٗ رَجُلًا یُسْقٰی بِھِمُ الْغَیْثُ وَ یُنْتَصَرُ بِھِمْ عَلَی الْاَعْدَآءِ وَ یُصْرَفُ عَنْ اَھْلِ الشَّامِ بِھِمُ الْعَذَابُ (مسند احمد، مشکوٰۃ شریف حدیث ۶۰۱۵)

ابدال چالیس (۴۰) ہوتے ہیں

شریح ابن عبید کہتے ہیں کہ شام کے لوگوں کا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ اے امیر المؤمنین! شام والوں پر لعنت کیجیے۔ (حضرت علیؓ نے) کہا: میں شام والوں پر لعنت نہیں کرتا، اس لئے

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے: ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس (۴۰) مرد ہیں۔ ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسرے کو اس کی جگہ مقرر کر دیتا ہے (یعنی یہ ہمیشہ چالیس رہیں گے)۔ ان کے وجود کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور ان کی نصرت سے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کے سبب شام والوں سے عذاب کو دفع کیا جاتا ہے۔ (رواہ مسند احمد بن حنبل بحوالہ مشکوۃ شریف ج ۳ حدیث ۶۰۱۵)

ابدال کی عادات

امام غزالیؒ، احیاء العلوم میں لکھتے ہیں: کہتے ہیں کہ کسی سیاح نے کچھ کھانا کسی ابدال کو دیا۔ انہوں نے نہ کھایا۔ سیاح نے اس کا سبب پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: ہم بجز حلال اور کچھ نہیں کھاتے اور اسی وجہ سے ہمارے دِل مستقیم رہتے ہیں اور حالت یکساں رہتی ہے۔ اور عالم ملکوت کی سیر کرتے ہیں اور آخرت کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور اگر ہم تین دن وہ غذا کھائیں جو لوگ کھاتے ہیں تو نہ تو کچھ علم یقین ہم کو نصیب ہو اور نہ خوف اور مشاہدہ ہمارے دِل میں باقی رہے۔ اس سیاح نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں اور ہر مہینہ میں تیس قرآن ختم کرتا ہوں۔ ابدال نے فرمایا کہ یہ چیز جو میں نے رات تیرے سامنے پی ہے، میرے نزدیک تیرے تیس ختم قرآن سے جو تین سو رکعتوں میں ہوں، بہتر ہے۔ اور انہوں نے رات کو جنگلی ہرنی کا دودھ پیا تھا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ب ۴ حلال وحرام)

(۲) حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے کھانے کی چیز کو سمجھ لیتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ صدیق لکھتا ہے۔

(۳) حضرت سہل تستری فرماتے ہیں کہ جو کوئی یہ چاہے کہ صدیقوں کی علامتیں اس پر روشن ہو جائیں تو چاہیے کہ بجز حلال کے اور کچھ نہ کھائے اور بجز سنت اور فرض امور کے اور کوئی کام نہ کرے۔

(۴) اور کہتے ہیں کہ جو شخص چالیس دن تک مال مشتبہ کھاتا ہے، اس کا دِل سیاہ ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم ج ۲ باب حلال و حرام فعل ص ۱۲۹)

ابدال کی صفات

امام غزالیؒ، احیاء العلوم میں لکھتے ہیں: بعض اکابر نے ابدال کی صفت بیان کی ہے کہ ان کی غذا فاقہ ہے۔ اور کلام ضرورت یعنی جب تک اُن سے کوئی کچھ نہ پوچھے تب تک نہ بولتے ہیں اور جب کوئی کچھ پوچھتا ہے اور ایسا شخص موجود دیکھتے ہیں کہ وہ بتا دے گا تو چپ رہتے ہیں اور اگر مجبور ہی ہوتے ہیں تو خوب جواب دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ سوال سے پہلے بولنے کی تقریر کو خفیہ خواہش میں شمار کیا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم ج ۲ باب اول علم کا بیان فصل ۶ ص ۱۳۸)

ابدال کی عادات

(۱) کسی کو گالی نہیں دیتے۔ (۲) کسی پر لعنت نہیں کرتے۔ (۳) اپنے ماتحت کو نہ ایذا دیتے ہیں، نہ انہیں حقیر سمجھتے ہیں۔ (۴) اپنے سے بڑے کے

ساتھ حسد نہیں کرتے۔ (۵) لوگوں سے میٹھے بول بولتے ہیں۔ (۶) نہایت نرم اور رقیق ہوتے ہیں۔ (۷) سخی دِل ہوتے ہیں۔ (۸) اُن کی (روحانی) پرواز کو نہ تیز گھوڑے پہنچ سکتے ہیں، نہ تیز ہوائیں۔ بس اُن کا واسطہ صرف رب تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ (۹) اُن کے دِل عالم ملکوت کی طرف لگے رہتے ہیں۔ (۱۰) ہر وقت نیکی میں سبقت کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حقیقی گروہ یہی حضرات ہوتے ہیں:

اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۲۸ سورۃ مجادلہ آیت ۲۲)

ترجمہ: خوب سن لو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔

یہ حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ انہوں نے کتاب روض الریاحین میں لکھا ہے۔ (حاشیہ تفسیر روح البیان ج ۳ پ ۹ ص ۲۲۰)

ابدال اور چھوٹے بچوں کی عادات

حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ کتاب حسن المحاضرہ فی احوال مصر و القاہرہ میں لکھتے ہیں کہ اگر کوئی چاہے کہ وہ ابدال میں سے ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے اندر بچوں کی سی عادات پیدا کرے۔ چھوٹے بچوں میں پانچ ایسی عادتیں ہوتی ہیں، اگر وہ بڑوں میں ہوں تو ابدال بن جائیں:

(۱) اپنے رزق کا اہتمام نہیں کرتے۔ (۲) جب بیمار ہوتے ہیں تو اپنے خالق کا شکوہ نہیں کرتے۔ (۳) اکٹھے ہو کر کھانا کھاتے ہیں۔ (۴) جب لڑتے

ہیں تو حد سے نہیں بڑھتے۔(۵) جلد تر صلح کر لیتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان پ۵ ج۲ص۲۹۶)

ذِکرِ الٰہی کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰه بْن عُمَر عَنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِکُلّ شَیْءٍ صِقَالَۃٌ وَ صِقَالَۃُ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ وَ مَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہ قَالُوْا وَ لَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ: وَ لَا اَنْ یَضْرِب بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کو صاف کرنے کے لئے کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کو صاف کرنے کی چیز اللہ کا ذکر ہے۔ ذکر الٰہی سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والی کوئی چیز نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا: نہیں، خواہ لڑتے لڑتے (مجاہد کی) تلوار کے ٹکڑے بھی ہو جائیں۔ (رواہ بیہقی)

ذکر الٰہی کے باب میں ارشاد ربانی ہے:

(۱) اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب (سورۃ الرعد ۱۳۔۲۸)

ترجمہ: سنو! اللہ کے ذکر سے ہی دِلوں کو سکون ملتا ہے۔

(۲) وَ اذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا (سورۃ الدہر ۷۶۔۲۵)

ترجمہ: صبح وشام اپنے رب کے نام کا ذکر کرو۔

(۳) فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا O وَ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا (سورۃ الاحزاب ۳۳۔۴۱،۴۲)

ترجمہ: (اے ایمان والو!) جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کا ذکر بہت کثرت سے کرو۔ (خصوصاً) صبح وشام اس کی تسبیح کیا کرو۔

(۴) وَ اذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَۃً وَّ دُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ

ترجمہ: اور اپنے رب کا ذکر عاجزی اور خوف سے دل میں اور دھیمی آواز سے صبح وشام کیا کرو اور غافلوں میں سے نہ ہو۔ (سورۃ الاعراف ۷۔۲۰۵)

(۵) اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۴)

میرے ذکر میں نماز قائم رکھیں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال

۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ ۱۷ مارچ ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆

سکیننگ کمپوزنگ ڈیزائننگ پروف ریڈنگ کلر پرنٹنگ بائنڈنگ

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں

النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، www.alnoors.com